www.KitaboSunnat.com

مقالات

ابو جابر عبد اللہ دامانوی

اسلام میں صالح قیادت کا تصور

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی راہنمائی اور قیادت کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام جیسی مقدس اور پاکیزہ ہستیوں کو مبعوث فرمایا اور اس کی ابتداء ابو البشر جناب آدم علیہ السلام سے فرمائی اور ان کو زمین میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا:

﴿ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ﴾

"اور جب تیرے رب نے ملائکہ سے فرمایا: بے شک میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں" (البقرۃ:۳۰)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلافتِ الٰہی یعنی زمین پر اپنی نیابت [1] بخشی، گویا انسان، خود قانون ساز

---

(۱) نیابت صرف اسی ذات کی ہوسکتی ہے جسے موت یا ایسی ہی کسی کمزوری کی بنا پر کارسازی سے دور رکھا جاسکے جبکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر و تدبیر کائنات کی کسی شے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتی۔ کیونکہ وہ انسان کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسے کبھی نیند یا اونگھ بھی نہیں آتی۔ جن حضرات نے انسان کے لئے نیابتِ الٰہی کا فلسفہ گھڑا ہے وہ نائبِ الٰہی ہونے کی حیثیت سے ہی انسانی فرد یا اجتماع کو اللہ کی طرف سے قانون سازی کا اختیار دیتے ہیں جو تقلید کی بنیاد ہے۔ باقی رہا انسان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خود پیروی اور دوسروں سے عملداری کی کوششیں جس کے لئے اقامتِ دین یا نفاذِ شریعت کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ تو اس کے لئے اللہ کی نیابت کی قطعاً ضرورت نہیں، یہ کام بندہ الٰہی ہونے سے بھی بخوبی ممکن ہے۔ دراصل یہ مغالطہ امام مہدی وغیرہ کے بارے میں بعض ضعیف احادیث میں وارد "خلیفۃ اللہ" کے لفظ سے داخل ہوا ہے حالانکہ وہاں اضافت تشریفی ہے جس طرح ناقۃ اللہ (اللہ کی اونٹنی)، بیت اللہ (اللہ کا گھر) روح اللہ (اللہ کی روح، عیسیٰ ؑ) میں اضافت شرف دینے کے لئے گئی ہے اور یہ شرف بھی اسی بنا پر ہے کہ امام مہدی شریعت کی عملداری قائم کریں گے۔ مذکورہ بالا چیزوں میں اضافت حقیقی مان لی جائے تو شرک لازم آئے گا۔ امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: من اعتقد ان الانسان خلیفة الله فقد کفر (فتاویٰ کبریٰ: ج۲) جو شخص انسان کو اللہ تعالیٰ کا خلیفہ عقیدہ رکھے وہ کافر و مشرک ہے۔ واضح رہے کہ قرآن کریم یا کسی صحیح حدیث میں خلیفہ کی اضافت بھی اللہ کی طرف نہیں ملتی (محدث)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون کو انسانوں پر نافذ کرنا، اس کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی صلاحیت اللہ تعالیٰ کے صالح بندے ہی رکھتے ہیں:

﴿ وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴾ (۲)

"اور زبور میں ہم نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے"

چونکہ انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے منتخب شدہ بندے ہوتے ہیں لہٰذا اس عہدہ کے لئے اُن سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی ابتداء جناب آدم علیہ السلام سے فرمائی اور انبیاء کرام کی اطاعت کو انسانوں پر لازم قرار دیا:

﴿ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ﴾ (۳)

"اور (اے نبی ﷺ) ہم نے جو رسول بھی بھیجا، اسی لئے بھیجا کہ اللہ کے اِذن کی بنا پر اُس کی اطاعت کی جائے"

جناب داؤد علیہ السلام سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ ﴾ (۴)

"اے داؤد! ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا لہٰذا آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمائیں اور خواہشِ نفس کی پیروی نہ کریں کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی"

دنیا میں غلبۂ اقتدار اور قیادت کی ذمہ داری بھی صرف اہلِ ایمان ہی کا حق ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ (۵)

"دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو"

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ (۶)

"اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے اُن لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے۔ ○ اُن کے لئے، اُن کے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردے گا جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں پسند کیا ہے اور ان کی (موجودہ) حالتِ خوف کو امن سے بدل دے گا، بس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں"

اہل ایمان کو جب خلافت مل جائے تو ان کی اولین ذمہ داری یہ ہوں گی:

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴾ (۷)

"یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے، معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے منع کریں گے۔ اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے"

صالح قیادت کے ذریعے ریاست کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ لوگ عدل و انصاف پر قائم ہوجائیں، اس لئے کہ امتِ مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کے عالمگیر اصول کی علمبردار امت بنایا ہے:

﴿ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ﴾ (۸)

"اور اسی طرح تو ہم نے تمہیں ایک "امتِ وسط" بنایا ہے تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو"

انبیاء کرامؑ کی بعثت کا مقصد بھی اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے:

﴿ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ﴾ (۹)

○ انسان کی زمین میں خلافت باہمی انسانوں کے درمیان ہی ہے جیساکہ اس آیت میں تصریح ہے۔ سورۃ بقرہ کی ﴿ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ﴾ آیت میں انسان کے زمین میں خلیفہ پیدا کرنے کے یہی معنی ہیں۔ بعض حضرات نے "اپنا خلیفہ" کا غلط ترجمہ کیا ہے حالانکہ اس آیت میں نہ آدم کا ذکر ہے اور نہ ہی خلیفہ کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے۔ کیونکہ انسان کا اقتدار و اختیار بھی اللہ کی مخلوق ہوتا ہے نہ کہ خالق کی صفت۔ اللہ کی کوئی صفت جزوی طور پر بھی کسی انسان میں مان لی جائے یا انسان کی کسی صفت کو اللہ کی صفت سے تشبیہ دے دی جائے تو شرک لازم آتا ہے ﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴾ محدث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں"

خلافت ایک امانت ہے اور یہ اسی شخص کو دی جائے جو اس کا حقدار ہو:

﴿ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴾ (۱۰)

"بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو، اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے"

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ؒ فرماتے ہیں:

"قرآن حکیم نے لفظ "امانات" بصیغہ جمع استعمال فرمایا۔ جس میں اشارہ ہے کہ امانت صرف یہی نہیں کہ کسی کا کوئی مال کسی کے پاس رکھا ہو جس کو عام طور پر امانت کہا اور سمجھا جاتا ہے بلکہ امانت کی کچھ اور قسمیں بھی ہیں.......... اس سے معلوم ہوا کہ حکومت کے عہدے اور منصب جتنے ہیں، وہ سب اللہ کی امانتیں ہیں، جس کے امین وہ حکام اور افسر ہیں جن کے ہاتھ میں عزل و نصب کے اختیارات ہیں، ان کے لئے جائز نہیں کہ کوئی عہدہ کسی ایسے شخص کے سپرد کردیں جو اپنی عملی یا علمی قابلیت کے اعتبار سے اس کا اہل نہیں ہے، بلکہ اس پر لازم ہے کہ ہر کام اور ہر عہدہ کے لئے اپنے دائرہ حکومت میں اس کے مستحق کو تلاش کریں" (۱۱)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ؒ اس آیت کے تحت رقم طراز ہیں:

"یعنی تم ان برائیوں سے بچے رہنا جن میں بنی اسرائیل مبتلا ہوگئے ہیں۔ بنی اسرائیل کی بنیادی غلطیوں میں سے ایک یہ تھی کہ انہوں نے اپنے انحطاط کے زمانہ میں امانتیں، یعنی ذمہ داری کے منصب اور مذہبی پیشوائی اور قومی سرداری کے مرتبے (Positions of Trust) ایسے لوگوں کو دینے شروع کردیئے جو نااہل، کم ظرف، بداخلاق، بددیانت اور بدکار تھے نتیجہ یہ ہوا کہ برے لوگوں کی قیادت میں ساری قوم خراب ہوتی چلی گئی۔ مسلمانوں کو ہدایت کی جاری ہے کہ تم ایسا نہ کرنا بلکہ امانتیں ان لوگوں کے سپرد کرنا جو ان کے اہل ہوں، یعنی جن میں بارِ امانت اٹھانے کی صلاحیت ہو" (۱۲)

احادیث میں بھی حکومت اور اس کے مناصب کو امانت قرار دیا گیا ہے:

جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ مجھے کسی جگہ کا حاکم مقرر نہیں فرماتے؟ رسول اللہ ﷺ نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے مونڈھے کو تھپک کر فرمایا:

یا ابا ذر انک ضعیف وانہا امانۃ وانہا یوم القیمۃ خزی و ندامۃ الا من اخذھا بحقھا وادّی الذی علیہ فیھا و فی روایۃ قال لہ یا اباذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولّین مال یتیم (۱۳)

"اے ابوذر! تو کمزور ہے اور یہ (امارت) ایک امانت ہے اور بے شک قیامت کے دن یہ ذلت و رسوائی کا سبب بنے گی۔ البتہ جس شخص نے حق کے ساتھ اس کو لیا اور اس کے سلسلہ میں جو حق اس پر واجب ہے، اسے ادا کیا" (تو اس کے لئے ذلت و رسوائی نہیں ہوگی) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اے ابوذر میں تجھے کمزور پاتا ہوں (تو امارت کے بوجھ کو نہ اٹھا سکے گا) اور میں تیرے لئے بھی اسی چیز کو پسند کرتا ہوں کہ جسے اپنے لئے پسند کرتا ہوں تو دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کی ولایت اپنے ذمہ لینا"

جناب ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیمۃ فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ (۱۴)

"بے شک تم لوگ امارت کی حرص کرو گے اور قیامت کے دن تمہیں اس کی وجہ سے ندامت اور شرمندگی ہوگی۔ پس یہ امارت ایک انا کی طرح ہے کہ دودھ پلاتے وقت تو مزہ اور دودھ چھٹتے وقت تکلیف"

اس حدیث میں ایک عمدہ مثال کے ذریعے امارت کی برائی کو بیان کیا گیا ہے یعنی جب حکومت ملتی ہے تو بڑا لطف آتا ہے لیکن جب یہ چھن جاتی ہے تو اس کا شدید رنج ہوتا ہے اور قیامت کے دن، اس پر جو ندامت و شرمندگی ہوگی تو اس وقت کے عذاب کی شدت کا اندازہ ہی مشکل ہے۔ جناب عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا عبدالرحمن لا تسأل الامارۃ فانک ان اُوتیتھا عن مسئلۃ وکلت الیھا و ان اُوتیتھا عن غیر مسئلۃ اُعنت علیھا (۱۵)

"اے عبدالرحمٰن! امارت کا سوال نہ کر، اس لئے کہ اگر مانگنے سے تجھے حکومت ملے گی تو تُو حکومت کے حوالے کر دیا جائے گا (یعنی اللہ اپنی مدد تجھ سے اٹھا لے گا) اور اگر بن مانگے تجھے حکومت مل جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی"

جناب ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے چچا کے دو بیٹے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آپ ﷺ کو جو حکومت دی ہے اس میں سے ہمیں بھی کسی جگہ کا حاکم مقرر کر دیجئے؟ اور دوسرے نے بھی اسی طرح کی خواہش کا اظہار کیا۔ پس نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انّا لا نولی علی ھذا العمل أحدا سألہ ولا أحدا حرص علیہ وفی روایۃ قال لا نستعمل علی عملنا من ارادہ (۱۶)

"بے شک ہم کسی کو اس حکومت کا حاکم مقرر نہیں کرتے کہ جو اس کا سوال کرے اور نہ اس کو کہ جو اس کی حرص کرے" اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "ہم اس شخص کو اس کام کا حاکم مقرر نہیں کرتے کہ جو اس کا ارادہ رکھتا ہو"

جناب ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تجدون من خیر الناس اشدھم کراھیۃ لھذا الامر حتی یقع فیہ (۱۷)

"تم ان لوگوں کو بہترین پاؤ گے جو امارت و حکومت کو بہت زیادہ برا سمجھتے ہوں حتیٰ کہ وہ اس میں واقع ہو جائیں۔"

ان احادیث کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خلافت و امارت ایک امانت ہے اور یہ امانت اسی شخص کے سپرد کی جائے کہ جو حکومت طلب نہ کرے اور نہ ہی اس کے دل میں حکومت حاصل کرنے کی لالچ و حرص موجود ہوں۔ امیر یا خلیفہ کے انتخاب کے لئے مسلمانوں کے اہلِ حل و عقد میں سے جو مجلسِ شوریٰ منتخب ہو وہ اپنے ہی سب سے زیادہ متقی، عالم اور باصلاحیت شخص کا انتخاب کرے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لئے وصیت لکھنے کا ارادہ فرمایا تھا لیکن پھر یہ کہہ کر آپ ﷺ اس ارادہ سے باز آگئے کہ:

یأبی اللہ ویدفع المؤمنون اویدفع اللہ ویابی المومنون (۱۸)

"اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ کی خلافت کے علاوہ دوسرے کی خلافت کا انکار کرے گا اور مومنین بھی دوسرے کی خلافت کو تسلیم نہ کریں گے۔ یا یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دفع کر دے گا اور مسلمان بھی دوسرے کی خلافت کا انکار کر دیں گے"

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عشرہ مبشرہ میں سے چھ صحابہ کرامؓ کو منتخب کر کے ان میں ایک کو خلافت کے لئے منتخب کرنے کی ذمہ داری کو اہل حل و عقد پر چھوڑ دیا تھا (۱۹) کیونکہ مسلمانوں کے ایسے اہم اُمور مسلمانوں کی شوریٰ کے ذریعے طے ہوتے ہیں:

﴿ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ﴾ (۲۰)

"اور (اہل ایمان کی یہ خوبی ہے کہ) وہ اپنے رب کا حکم مانتے ہیں، نماز قائم کرتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اپنے معاملات آپ کے مشورے سے چلاتے ہیں، ہم نے جو کچھ بھی رزق اُنہیں دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں"

اور آل عمران:۱۵۹، میں مشورہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ﴿ وشاورھم فی الامر ﴾

مغربی جمہوریت میں یہ بات ضروری ہے کہ امیدوار اپنے آپ کو حکومت کے عہدے کے لئے پیش کرے اس کے لئے مہم چلائے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنے ہم نوا بنانے کی کوشش کرے اور اب تو لیلائے اقتدار تک پہنچنے کے لئے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں اور پھر اقتدار میں وہ لوگ جا پہنچتے ہیں جو اس عہدے کے لئے بالکل ہی نااہل ہوتے ہیں- یہ لوگ دھوکے باز، وعدہ خلاف، فراڈی اور فاسق و فاجر ہوتے ہیں- ان کی نگاہ میں اسلام کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی- ایسے نااہل کو حکومت کی کوئی ذمہ داری سونپنا اسلام کی روح کے منافی ہے:

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نبی ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے ان سے باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے پوچھا قیامت کب آئے گی............ نبی ﷺ نے فرمایا:

فاذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ قال: کیف اضاعتھا؟ قال اذا وُسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ [۲۱]

"جب امانت کو ضائع کردیا جائے تو تو قیامت کا انتظار کر- اس نے پوچھا: امانت کو کس طرح ضائع کیا جائے گا؟ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حکومت نااہل کے حوالے کردی جائے تو تُو قیامت کا انتظار کر"

اللہ تعالیٰ کا ہر نافرمان اور باغی حکومت کے کسی بھی عہدہ کے لئے نااہل ہے- اسی طرح عورت بھی مردوں پر حکمران نہیں بن سکتی کیونکہ وہ بھی حکومت کے کسی بھی منصب کے لئے نااہل قرار دے دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ﴾ [۲۲]

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں، اس بناء پر کہ اللہ نے اُن میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس بناء پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں"

قوام یا قیم اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی فرد یا ادارے یا نظام کے معاملات کو درست حالت میں چلانے اور اس کی حفاظت و نگہبانی کرنے اور اس کی ضروریات مہیا کرنے کا ذمہ دار ہو- [۲۳] اور یہی کام حاکم کا بھی ہوتا ہے-

مخکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جو کفر صریح کا ارتکاب کر رہے ہیں" (المائدۃ:۴۴)

سورۃ النساء (آیت:۶۰) میں ہے:

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ﴾ (۲۵)

"کیا آپ ﷺ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ وہ ایمان رکھتے ہیں، اس وحی و تنزیل پر جو آپ ﷺ پر نازل کی گئی اور جو آپ ﷺ سے پہلے نبیوں پر نازل کی گئی اور پھر چاہتے ہیں کہ اللہ کے باغی اور سرکش انسانوں کو اپنا حاکم ٹھرائیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ طاغوتی قانون کو تسلیم نہ کریں"

اسلام یہ چاہتا ہے کہ لوگ دوسرے انسانوں کو اُربابا من دون اللہ بنانے کے بجائے ایک اللہ کو اپنا رب مانیں اور اسی کی حاکیت اور قانون کو تسلیم کریں۔

صالح قیادت کے قیام کا طریقہ کار

دنیا میں صالح قیادت کے قائم ہونے کا طریقہ کار وہی ہے جو ہمیں انبیاء کرام ؑ نے بتایا۔ انسانوں نے جب بھی اللہ تعالیٰ کو فراموش کرکے اپنے نفس کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی اختیار کرکے من مانی کرنے لگے اور اللہ کے ورے بے شمار معبودانِ باطلہ کو پوجنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت و راہنمائی کے لئے انبیاء کرام ؑ کو ان کی طرف مبعوث فرمایا۔ انبیاء کرام ؑ نے ان کو ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دی اور دوسرے تمام معبودانِ باطلہ سے اجتناب کا حکم دیا اور اس کے ساتھ ہی اپنی پیروی و اطاعت کا بھی حکم دیا:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴾ (۲۶)

"ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا ہے اور اس کے ذریعہ سے سب کو خبردار کردیا کہ "اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو" اس کے بعد ان میں سے کسی کو اللہ نے ہدایت بخشی اور کسی پر ضلالت مسلط ہوگئی پھر ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوچکا ہے"

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ

"ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھی بھیجا ہے اُس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو" (۲۷)

اللہ کے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی دعوت کا آغاز مکہ مکرمہ سے فرمایا اور تیرہ سال تک لوگوں کو اللہ کی توحید کی طرف دعوت دیتے رہے اور اس دعوت کے نتیجے میں ہر طرح کے مصائب و مشکلات کو برداشت کیا۔ اور پھر وہ وقت بھی آگیا کہ انھیں اس کی خاطر اپنا محبوب وطن مکہ مکرمہ بھی چھوڑنا پڑا اور ہجرت کے مراحل طے فرمائے اور جب مدینہ تشریف لائے تو دس سالہ مدنی دور میں دن رات جہاد ایسے فریضہ کو ادا فرماتے رہے۔ کیونکہ دعوت و تبلیغ کے بعد جہاد لازم ہو جاتا ہے:

﴿ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴾ (۲۸)

"ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیاں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں، اور ہم نے فولاد بھی اتارا جس میں جنگ کی شدید (طاقت) ہے اور لوگوں کے لئے دوسرے منافع بھی ہیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ کون اُس کو دیکھے بغیر اُس کی اور اُس کے رسول کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے"

مدنی دور میں نبی ﷺ نے کل اکیاسی جنگیں لڑیں جن میں سے ستائیس جنگوں میں نبی ﷺ بنفسِ نفیس شامل رہے۔ نبی ﷺ کی تیرہ سال کی دن رات کی محنت سے تین سو تیرہ صحابہ کرامؓ تیار ہوئے تھے لیکن جب جہاد و قتال کا سلسلہ شروع ہوا تو پھر لوگوں نے ﴿ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ﴾ کا سماں بھی دیکھا کہ لوگ فوج در فوج، دین میں داخل ہو رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أُمرت أن أُقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله و يقيموا الصلوة ويوتوا الزكوة فاذا فعلوا ذلك عصموا منى دماء هم واموالهم الا بحق الاسلام وحسابهم على الله (۲۹)

"مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں، جب تک کہ وہ اس کا اقرار نہ کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کرنے لگیں پھر جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو بچالیں گے اور صرف اسلام کا حق ان پر رہے گا اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مرد کے عورتوں پر قوام ہونے کی دو وجوہات ذکر فرمائیں ہیں۔ پہلی یہ کہ فطری طور پر مرد کو عورت پر فضیلت و برتری دی گئی ہے اور دوسری یہ کہ مرد عورتوں پر اپنا مال بھی خرچ کرتے ہیں۔ لہٰذا ہر لحاظ سے وہ قوام ہیں۔ غرض نبوت، خلافت، امامت وغیرہ جیسے امور کا ذمہ دار مرد ہی کو قرار دیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ مرد صنفِ قوی بھی ہے جبکہ عورت صنفِ نازک ○ ہے اور بارِ خلافت اٹھانے کی اہلیت اس میں موجود نہیں ہے:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب یہ خبر پہنچی کہ فارس والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حاکم بنالیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لن یفلح قوم ولّوا امرھم امراۃ (۲۴)

"وہ قوم کبھی فلاح نہ پائے گی جس نے اپنے ملک کا حاکم عورت کو بنالیا ہو"

قرآن کریم کی آیات اور نبی ﷺ کی احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صالح قیادت میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہوں گی:

۱۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

2۔ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول مانیں گے اور ہر معاملہ میں اُن کی ہی اطاعت کریں گے۔

۳۔ یہ انتہا درجہ کے متقی خدا ترس اور نیک لوگ ہوں گے یہ خلافت کے امیدوار نہیں ہوں گے اور نہ ہی ان کے دل میں خلافت و امارت کی طمع و حرص ہوگی۔

۴۔ یہ نماز اور زکاۃ کے نظام کو قائم کرنے والے اور نیکی کا حکم دینے والے اور برائیوں کا قلع قمع کرنے والے ہوں گے۔

۵۔ یہ دنیا میں عدل و انصاف کو قائم کرنے والے ہوں گے۔

۶۔ یہ انتہا درجہ کے ذمہ دار لوگ ہوں گے کیونکہ ان کو احساس ہے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسئول ہوں گے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

○ مرد کے دائرہ کار میں عورت ذمہ داری کے اعتبار سے واقعی بہت کمزور ہے جبکہ اپنے دائرہ کار ولادت و حضانت اور مرد کی زیرِ نگرانی، گھر کی دیکھ بھال جیسے اُمور میں بہت کامیاب ثابت ہوتی ہے۔ (محدث)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ

"تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہو گا"

(صحیح بخاری)

۷۔ یہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کرتے رہیں گے۔

اسلامی مملکت میں حکومت کا حق

قرآن مجید کا طرزِ استدلال یہ ہے چونکہ اس کائنات کو عدم سے وجود میں لانے والا وہ اللہ ہے جو کائنات کا خالق بھی ہے اور مالک بھی۔ لہٰذا امر کا حق (Right of Rule) بھی اسی کو پہنچتا ہے۔ اس کے ملک (Dominion) میں اس کی مخلوق پر اس کے سوا کسی دوسرے کا حکم نافذ ہونا صریحاً غلط ہے جیسا کہ سورۃ الاعراف (آیت:۵۴) میں ہے:

﴿ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ﴾

"دیکھو مخلوق کو اسی نے پیدا کیا ہے اور حکم بھی اس کا ہے"

اور سورۂ کہف (آیت:۲۶) میں ہے:

﴿ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ اَحَدًا ﴾

"اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں بناتا"

اور سورۃ آل عمران (آیت:۱۵۴) میں:

﴿ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ ﴾

"لوگ پوچھتے ہیں کیا حاکمیت میں ہمارا بھی کچھ حصہ ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ حاکمیت تو بس اللہ ہی کی ہے"

انسان کو صرف اس قانون کی پیروی کرنی ہے جو مالکُ الملک نے بنایا ہے اس کے قانون کو پس پشت پھینک کر جو شخص یا ریاست خود قانون بناتی ہے یا اللہ سے ہٹ کر کسی اور کے بنائے ہوئے قانون ○ کو تسلیم کرتی ہے اور اس کے مطابق فیصلے کرتی ہے۔ قرآن مجید اسے طاغوت اور باغی قرار دیتا ہے اور اس کے فیصلے پر عمل کرنے والا بھی بغاوت کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے:

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴾

"اور جو اللہ کے اُتارے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ نہیں دیتے یہی لوگ ہیں

○ قانون کا لفظ نظام کے معنوں میں ہے، ورنہ اللہ کے قانون کے لئے محتاط لفظ "حکم واحکام" کے ہیں۔ (محدث)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمنوں کو اور اُن دوسرے اعداء کو خوف زدہ کردو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے"

اگر آج مسلمان اجتماعی طور پر جہاد کی تربیت حاصل کرنا شروع کردیں اور جہاد کے لئے تیار ہو جائیں تو دشمن پر خوف و دبدبہ چھا جائے گا جیسا کہ افغانستان میں جب مسلمانوں نے جہاد شروع کیا تو ایک سپر طاقت کا دنیا سے وجود ہی مٹ گیا اور جب کشمیر، بوسنیا وغیرہ میں بھی جہاد کی تحریکیں اٹھنا شروع ہوگئی تو امریکہ، اسرائیل اور بھارت پر لرزہ طاری ہو چکا ہے لہٰذا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ دوبارہ جہاد کی راہ کو اختیار کریں تاکہ ان سے یہ ذلت و رسوائی دور ہو جائے:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قریب ہے کہ دوسری (غیر مسلم) قومیں تم سے لڑنے اور تمہیں مٹانے کے لئے اس طرح ایک دوسرے کو بلائیں کہ جیسے کھانا کھانے والے دوسرے (بھوکے) لوگوں کو دسترخوان پر بلاتے ہیں" یہ سن کر صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے پوچھا:"وہ لوگ ہم پر اس لئے غلبہ حاصل کرلیں گے کہ اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟" نبی ﷺ نے فرمایا: "بلکہ تم ان دنوں بہت زیادہ تعداد میں ہو گے لیکن ایسے جیسے کہ دریا یا نالوں کے کنارے پانی کے جھاگ ہوتے ہیں (یعنی تم نہایت کمزور اور ضعیف ہوگے) تمہارا رعب اور ہیبت دشمنوں کے دل سے نکل جائے گی اور تمہارے دلوں میں وھن کی بیماری پیدا ہو جائے گی" کسی نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول ﷺ "وھن" (ضعف و سستی) کیا چیز ہے؟" نبی ﷺ نے فرمایا:

حب الدنیا وکراھیۃ الموت ——— "دنیا کی محبت اور موت سے نفرت" (۳۹)

یعنی اس دور میں مسلمان مادیت کی دوڑ میں اتنے آگے ہوں گے کہ دنیا کی محبت ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے گی جس کے نتیجہ میں وہ موت سے ڈرنے لگیں گے اور اس طرح جہاد فی سبیل اللہ کو وہ ترک کردیں گے۔

عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا:

اذاتبایعتم بالعینۃ واخذتم اذناب البقر ورضیتم بالزرع و ترکتم الجھاد سلط اللہ علیکم ذلالا ینزعہ حتی ترجعوا الی دینکم (۴۰)

"جب تم بیع عینہ (سود کی ایک قسم) کو اختیار کرو گے اور گائے بیل کی دُمیں تھام لو گے اور کھیتی سے خوش رہو گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کردے گا اور تم سے ذلت دور نہ کرے گا یہاں تک کہ تم اپنے دین کی طرف پلٹ آؤ"

اس حدیث میں جہاد کو دین قرار دیا گیا ہے پس ثابت ہوا کہ جہاد سے دین کی بقا ہے اور جب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد ختم ہو گیا تو دین ختم ہو جائے گا۔

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لن یبرح هذا الدین قائما یقاتل علیه عصابة من المسلمین (۴۱)

"یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور (اس کی بقا کے لئے) مسلمانوں کی ایک جماعت (کہیں نہ کہیں) ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی یہاں تک قیامت قائم ہو"

ایک دوسری حدیث میں بھی اسی طرح کا مضمون بیان ہوا ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں "اس امت کے آخری لوگ حضرت عیسیٰؑ سے مل کر مسیح دجال کے خلاف جنگ کریں گے"

خلاصہ کلام

ثابت ہوا کہ صالحین کی ایک جماعت کو دین کے قیام کے لئے قربانیاں دینی ہوں گی اور صحیح ایمان و عقیدہ کو اختیار کر کے اور طاغوت کا انکار کر کے قوم کو ایک اللہ کی توحید کی طرف دعوت دینا ہو گی اور شرک کا سختی سے رد کرنا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی حاکیت کا تصور بھی اجاگر کرنا ہو گا اور ہر اس دعوت حق کے نتیجہ میں ہجرت اور پھر جہاد ایسی راہوں سے بھی گزرنا پڑے گا:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ (۴۲)

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑا اور جہاد کیا، وہ رحمتِ الٰہی کے جائز امیدوار ہیں، اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے"

غرض ان خار دار اور کٹھن راہوں سے گزر کر ہی صالح قیادت کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکتا ہے۔ هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

---

(۲) الانبیاء:۱۰۵ —— (۳) النساء:۶۴ —— (۴) ص:۲۶ —— (۵) آل عمران:۱۳۹ —— (۶) النور:۵۵ —— (۷) الحج:۴۱ —— (۸) البقرہ:۱۴۳ —— (۹) الحدید:۲۵ —— (۱۰) النساء:۵۸ —— (۱۱) معارف القرآن جلد دوم ص۴۴۶، طبع ادارۃ المعارف کراچی ۴۱ —— (۱۲) تفہیم القرآن جلد اول ص ۳۶۲ —— (۱۳) صحیح مسلم کتاب الامارہ باب کراھۃ الامارۃ بغیر ضرورۃ، مشکاۃ المصابیح کتاب الامارۃ والقضاء —— (۱۴) صحیح بخاری کتاب الاحکام باب مایکرہ من الحرص علی الامارۃ —— (۱۵) صحیح بخاری کتاب الاحکام باب من سال الامارۃ وکل الیها- صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب النهی عن طلب الامارۃ والحرص علیها- مشکاۃ المصابیح باب الامارۃ والقضاء —— (۱۶) صحیح بخاری و صحیح مسلم بحوالہ مشکاۃ المصابیح ۲/۸۹ طبع بیروت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بعثت بین یدی الساعة حتی یعبداللہ وحدہ لاشریک لہ وجعل رزقی تحت ظل رمحی وجعل الذلة والصغار علی من خالف امری ومن تشبہ بقوم فھو منھم (۳۰)

"میں قیامت سے پہلے (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہوں، تاکہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کی جائے اور میرا رزق نیزے کی انّی میں رکھا گیا ہے اور جو میرے حکم کی مخالفت کرے گا، اس پر ذلت ورسوائی مقرر کی گئی ہے اور جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا"

جہاد قیامت تک اہلِ ایمان پر فرض قرار دیا گیا ہے:

﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ﴾ (۳۱)

"تم پر قتال فرض قرار دیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے"

﴿ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ﴾ (۳۲)

"اور تم ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ کے لئے ہو جائے"

﴿ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴾ (۳۳)

"اور قتال کرو اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے، اسے حرام نہیں کرتے اور دین حق کو اپنا دین نہیں بناتے (ان سے لڑو، یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں"

"یعنی لڑائی کی غایت یہ نہیں ہے کہ وہ ایمان لے آئیں اور دینِ حق کے پیرو بن جائیں بلکہ اس کی غایت یہ ہے کہ ان کی بالادستی ختم ہو جائے۔ وہ زمین میں حاکم اور صاحب امر بن کر نہ رہیں بلکہ زمین کے نظام زندگی کی باگیں اور فرمانروائی و امامت کے اختیارات متبعینِ دینِ حق کے ہاتھوں میں ہوں اور وہ ان کے ماتحت تابع اور مطیع بن کر رہیں" (۳۴)

جہاد ایک ایسا فریضہ ہے کہ جس سے دین ہمیشہ زندہ رہتا ہے، لہٰذا دین کے احیاء اور اقامت کے لئے جہاد کا فریضہ ادا کرنا ضروری ہے: (۳۴)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ﴾

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسول ﷺ تمہیں اُس چیز (یعنی جہاد) کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے"(۳۴)

صحابہ کرامؓ نے جب جہاد کا سلسلہ شروع کیا تو وہ پوری دنیا میں پھیل گئے اور جہاد و قتال اور ایمان کی برکت (۳۵) سے دین پوری دنیا میں پھیل گیا:

﴿ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴾ (۳۵)

"وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس کو پوری جنسِ دین پر غالب کردے اور اس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے"

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ زوی لی الارض فرأیت مشارقها و مغاربها وان امتی سیبلغ ملکها ما زوی لی منها (۳۶)

"اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ لیا پس میں نے اس کے مشرق اور مغرب کو دیکھا اور عنقریب میری امت کی بادشاہت وہاں تک پہنچ جائے گی کہ جہاں تک زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی تھی"

حضرت تمیم الداریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

لیبلغن هذا الامر ما بلغ اللیل والنهار ولا یترک اللہ بیت مدر ولا وبر الا أدخله اللہ هذا الدین (۳۷)

"یقیناً یہ دین وہاں تک پہنچ جائے گا کہ جہاں تک دن اور رات پہنچے ہیں اور اللہ تعالیٰ کسی بھی بڑے اور چھوٹے گھر کو نہیں چھوڑے گا مگر اس دین کو وہاں داخل کرے گا"

ترکِ جہاد ذلت و رسوائی کا سبب ہے

اللہ کا یہ دین مشرق و مغرب یعنی پوری دنیا میں جہاد ہی کی برکت سے پھیلا تھا اور جب سے مسلمانوں نے جہاد کو ترک کر دیا تو ذلت و رسوائی بھی ان کا مقدر بن گئی اور دنیا سے ان کا وہ رعب و دبدبہ ختم ہو گیا تو جو جہاد کی بدولت ان کو حاصل ہوا تھا:

﴿ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ﴾ (۳۸)

"اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے، زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے اُن کے مقابلے کے لئے مہیا رکھو تاکہ اس کے ذریعہ سے اللہ کے اور اپنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—— (۱۷) صحیح بخاری و صحیح مسلم بحوالہ مشکاۃ المصابیح ۲/ ۱۰۹۰۔الرقم ۳۶۸۴ طبع بیروت —— (۱۸) صحیح بخاری کتاب المرضی-مشکاۃ المصابیح باب وفات النبی ﷺ صحیح مسلم کتاب فضائل صحابہ —— (۱۹) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ —— (۲۰) الشوریٰ: ۳۸ —— (۲۱) صحیح بخاری کتاب العلم باب من سئل علما وھو مشتغل فی حدیثہ —— (۲۲) النساء: ۳۴ —— (۲۳) تفہیم القرآن جلد اول صفحہ ۳۴۹ —— (۲۴) صحیح بخاری- مشکاۃ المصابیح کتاب الامارۃ والقضاء —— (۲۵) (ماخوذ) اسلامی ریاست کے چند ناگزیر تقاضے ص ۴ تا ص ۶ مصنف مولانا سید ابوبکر غزنوی" طبع شعبہ علوم اسلامیہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور —— (۲۶) النحل: ۳۶ —— (۲۷) الانبیاء: ۲۵ —— (۲۸) الحدید: ۲۵ —— (۲۹) صحیح بخاری و صحیح مسلم بحوالہ مشکاۃ المصابیح کتاب الایمان —— (۳۰) رواہ احمد فی مسندہ (۲/ ۵۰-۹۲) (طبع بیروت) و رواہ البخاری معلقا فی الجہاد باب ماقیل فی الرماح- وقال ابن حجر عسقلانی: وفی الاسناد عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان مختلف فی توثیقہ- ولہ شاھد مرسل باسناد حسن اخرجہ ابن ابی شیبہ من طریق الاوزاعی عن سعید بن جبلۃ عن النبی ﷺ بتمامہ (فتح الباری ۶/ ۹۸ طبع دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور) وقال الالبانی: واسنادہ حسن (مشکاۃ المصابیح ۲/ ۱۲۴۶ طبع بیروت) —— (۳۱) البقرۃ: ۲۱۶ —— (۳۲) الانفال: ۳۹ —— (۳۳) التوبہ: ۲۹ —— (۳۴) (ماخوذ) تفہیم القرآن جلد دوم ص ۱۸۸ —— (۳۴) الانفال: ۲۴ —— (۳۵) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف (اور جان رکھو کہ جنت تلواروں کے سایوں کے نیچے ہے) صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب الجنۃ تحت بارقۃ السیوف —— (۳۵) الفتح: ۲۸ —— (۳۶) صحیح مسلم کتاب الفتن، مختصر صحیح مسلم المنذری ص ۵۳۱ (طبع المکتب الاسلامی بیروت و دمشق) و رواہ ابوداؤد والترمذی وحمہ وابن ماجہ واحمد فی مسندہ (۵/ ۲۷۸، ۲۸۴-۴/ ۱۲۳) مشکاۃ المصابیح کتاب الفضائل والشمائل باب فضائل سید المرسلین (۳/ ۱۶۰۲) الرقم: ۵۷۵۰- سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱/ ۷) طبع بیروت —— (۳۷) مسند احمد (۴/ ۱۰۳) مستدرک لامام حاکم (۴/ ۴۳۰) سنن الکبریٰ لامام البیہقی (۹/ ۱۸۱) مجمع الزوائد (۶/ ۱۴)، ۸/ ۲۶۲) وقال الہیثمی: رواہ احمد والطبرانی ورجال احمد رجال الصحیح —— (۳۸) الانفال: ۶۰ —— (۳۹) رواہ ابوداؤد والبیہقی فی دلائل النبوۃ (مشکاۃ المصابیح ۳/ ۱۴۷۵) وقال الالبانی: وھو حدیث صحیح- وقال الاستاذ زبیر علی زئی حفظہ اللہ واسنادہ حسن لشاھدہ الذی عند احمد (۵/ ۲۷۸) وغیرہ راجع الصحیحہ للالبانی رقم ۹۵۸ وحاشیہ شرح السنۃ (۱۵/ ۱۶) بحوالہ: الفرقۃ الجدیدہ ص ۱۶۶ مصنفہ ابوجابر عبداللہ دامانوی ﷾ —— (۴۰) سنن ابی داؤد کتاب البیوع باب فی النہی عن العینۃ، السنن الکبریٰ للبیہقی (۵/ ۳۱۶) مسند احمد (۲/ ۲۸، ۴۲، ۸۴) صححہ الالبانی (الصحیحہ ۱/ ۱۵) —— (۴۱) صحیح مسلم بحوالہ مشکاۃ المصابیح کتاب الجہاد —— (۴۲) سنن ابی داؤد مشکاۃ المصابیح —— (۴۳) البقرۃ: ۲۱۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ